جہادِ ۱۸۵۷

جہادِ آزادی 1857 پر تاریخی دستاویز

1857

اور ملّت کے پاسبان

مرتبہ
سیّد رفیق شاہ

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
☆ حرفِ اول	۹
☆ تقریظ (محمد صلاح الدین صدیقی قادری رضوی مدظلہ العالی)	۱۲
☆ تقریظ (سید شاہ عبدالحق قادری مدظلہ العالی)	۱۴
☆ ضبط کن تاریخ راپایندہ شو (علامہ کوکب نورانی اوکاڑوی مدظلہ العالی)	۱۵

حصہ اول

۱۔ جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کا اہم کردار احمد اللہ شاہ مدراسی	۱۸
ڈاکٹر تنظیم الفردوس، شعبہ اردو، جامعہ کراچی	
۲۔ حضرت شاہ احمد سعید مجددی	۴۸
علامہ مولانا محمد شہزاد مجددی	
۳۔ مجاہد آزادی مولانا امام بخش صہبائی	۵۷
محمد چاند نظامی	
۴۔ سراج الدین بہادر شاہ ظفر	۶۵
مولانا خلیل اشرف قادری	
۵۔ جنرل بخت خان	۷۲
شاہ محمد چشتی	

ضبط کن تاریخ را پاینده شو

مشہور قول ہے: ''جو لوگ تاریخ کو مسخ کرتے ہیں تاریخ انہیں مسخ کر دیتی ہے''۔ یہ حقیقت ہے کہ دنیا بغیر مکر کے ہاتھ نہیں آتی۔ اس تناظر میں ہم دیکھتے ہیں کہ دوسروں کو خدا یاد دلانے اور خدا سے ڈرانے کی مشق کرنے والے کچھ لوگ خود خدا کو بھولے ہوئے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔ فانی اور عارضی دنیا انہیں اتنی مرغوب ہے کہ ہر حقیقت سے انحراف اور ہر جھوٹ انہیں گوارا ہے۔

زیر نظر کتاب جنگ آزادی 1857ء کے اصل مجاہدوں اور حقائق کو نمایاں کرنے کے لئے رفیقِ اہلسنّت جناب سید محمد رفیق شاہ کی مسلسل محنت و ریاضت کا ثمرہ ہے۔ 161 برس پہلے ہونے والے اس معرکے کا تذکرہ 70 سے زائد کتب میں محفوظ ہے، اکثر مؤرخین نے حقائق سے چشم پوشی کی اور جانبداری برتی۔ شہرت کے لئے کارِ نمایاں ہی نہیں کارِ سیاہ بھی سبب بن جاتا ہے۔ گوروں کے کالے کرتوت کامیاب کروانے میں بھی حریص اور غدار طبع ہندوستانی ہی پیش پیش رہے۔ میر جعفر اور میر صادق جیسے نام تو سب کو ازبر ہیں، سید احمد رائے بریلوی اور شاہ اسماعیل دہلوی ہی سے جنگ آزادی کو تمام تر پیوستہ کرنے والوں نے کس طرح بے ضمیری سے حقائق مسخ کیے، اس کا کچھ اندازہ آپ کو اس کتاب کے مندرجات سے ہوگا۔

1600ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی تجارت کے نام پر ہندوستان آئی اور تاریخ کا انوکھا واقعہ کہ یہ فرنگی تجارتی ٹولہ ہندوستان پر قابض ہو گیا۔ 1799ء میں ٹیپو سلطان کی شہادت کے بعد قاتل کے منہ سے اس کے سچ کا انکشاف یوں ہوا کہ ''اب ہندوستان ہمارا ہے''۔

کسی برہمن ہندو کو اپنی ذات کا اتنا نشہ نہیں ہوگا جتنا رنگ و نسل کی برتری کا گورے کو نشہ تھا، اس انگریز کو مسلمانوں سے کتنی نفرت ہے یہ کوئی سربستہ نہیں، یہ اسی کا کہنا تھا کہ

''ہر ایک کو اپنی پوری طاقت لگا دینی چاہئے کہ ہندوستان کو عیسائی اسٹیٹ بنانے کے اہم کام میں کوئی رکاوٹ نہ رہے''۔

مشنری اسکول بنائے گئے اور زبردستی اس میں داخلے کروائے گئے، عدالتیں ختم کر کے کورٹ بنائے گئے، تعلیمی طرزِ نصاب تبدیل کیے گئے، مذاہب پر حملے ہوئے، عیسائی تبلیغ کچھ زیادہ شدومد سے کی گئی، ظاہر ہے امتیازی طور پر ستم کا نشانہ مسلمان ہی بنائے گئے، عہدہ ومناصب کے دروازے ان پر بند کیے گئے۔

سروں پر زبردستی مسلط ہونے والا مسلمانوں کے دل نہ جھکا سکا، ایسے میں وقت کے بندے جاگیر اور القاب پا کر فرنگیوں کی خیر خواہی کرتے رہے، انگریز گورنمنٹ کو خدا کی رحمت قرار دیا گیا، یہی نہیں بلکہ یہ تک کہا گیا کہ مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ انگریز پر حملہ آور ہونے والوں سے لڑیں۔ انگریز سے جہاد کو فساد اور حماقت کہا گیا اور یہ بھی کہ مسلمانوں پر انگریزی حکومت کی اطاعت اور وفاداری مذہبی فریضہ ہے، مسلمان کہلانے والے ایسے لوگوں کو جنگ آزادی کا ہیرو ثابت کرنا سنگین ظلم ہے۔

کتاب دیکھئے لیکن یہ بات بھی توجہ چاہتی ہے کہ کل جو کچھ ہم پر جبراً مسلط کیا جارہا تھا آج شاید ہم خود وہ بخوشی اپنا رہے ہیں، ہمارا سفر کس جانب ہے، ہمیں باخبر تو ہونا چاہئے۔

کوکب نورانی اوکاڑوی عفی عنہ